رؤیت ھلال کے فقھی وسائنسی اصول

مولوی محمد ادریس حقانی

لیکچرر میڈیکل کالج بنوں

پہلا اصول:

رمضان المبارک کی خاطر ماہ شعبان کا اھتمام:

رمضان المبارک کا صحیح تعین ماہ شعبان کی اہتمام کے بغیر ممکن نہیں اس لئے احادیث مبارک میں ماہ شعبان کے دنوں کی گنتی محفوظ رکھنے کا حکم آیا ہے۔

"عن ابی ھریرةؓ قال رسول اللہ ﷺ احصوا ھلال شعبان لرمضان " (۱)

یعنی رمضان المبارک کی خاطر ماہ شعبان کے دنوں کی گنتی (محفوظ) کرو۔

رسول ﷺ ماہ شعبان کے دنوں کی یاداشت میں پورا پورا اہتمام فرماتے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے۔

"عن عائشةؓ قالت . کان رسول اللہ ﷺ یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرویته رمضان .فان غم علیه عد ثلاثین یوما ثم صام " (۲)۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان المبارک کی خاطر) ماہ شعبان کے دنوں کی حفاظت (بہ نسبت دوسرے مہینوں کے) زیادہ فرماتے پھر رمضان المبارک کے چاند نظر آنے پر روزہ شروع فرماتے اور چاند نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ شروع فرماتے۔

یوم الشک ہر قمری مہینے کی آخری (تیسویں) دن کے عدم تعین کا نام ہے، لیکن فقہی اصطلاح میں یوم الشک سے مراد شعبان کا آخری دن ہوتا ہے اس خیال سے کہ یہ شعبان کا دن ہے یا رمضان کا، کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بہ ابن ہمام لکھتے ہیں۔

"ان یغنم ھلال لیلة الثلاثین من شعبان فیشک فی الیوم الثلاثین امن رمضان ھو امن شعبان او یغم من رجب ھلال شعبان فاکملت عدته ولم یکن رئوی ھلال رمضان فیقع الشک فی الثلاثین من شعبان اھو الثلاثون او الحادی والثلاثون "(۳)۔

یہ کہ چاند شعبان کی تیسویں رات بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آجائے، پس تیسویں دن میں شک ہو جائے کہ یہ رمضان کا (پہلا دن ہے) یا شعبان کا (آخری دن ہے) یا رجب کا (آخری دن چاند بادل وغیر کی وجہ سے نظر نہ آجائے) توشعبان کی (اولین تاریخ میں شک آجائے) پس شعبان کے دنوں کی تکمیل کے بعد جب رمضان کا چاند نظر نہ آجائے تو یہ شک پڑ جاتا ہے کہ یہ شعبان کا تیسواں دن ہے یا (رجب کی وجہ سے) اکتیسواں دن۔

علامہ محمد امین المعروف بہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

"یوم الشک ھو ام اذا لم یر علامة لیلةالثلاثین والسماء متغیمة او شھد واحد فردت شھادته او شاھدان فاسقان فردت شھادتھما "(۴)۔

یوم الشک وہ ہے جب شعبان کی تیسویں رات جبکہ آسمان ابر آلود ہو (چاند نظر آنے) کی کوئی علامت نظر نہ آجائے، یہ ایک گواہ گواہی دے اور اسکی گواہی رد کر دی جائے یا دوفاسق گواہ گواہی دیں اور ان دونوں کی گواہی رد کر دی جائے۔

عبد الرحمن الجزائری لکھتے ہیں:

"یوم الشک ھو اخر یوم من شعبان احتمل ان یکون من رمضان وذالکب بان لم یر الھلال بسبب غیم بعد غروب الشمس یوم التاسع والعشرین فوقع الشک فی الیوم التالی ھل ھو من شعبان او من رمضان. او حصل الشک بسبب رد القاضی شھادة الشھود. او تحدث الناس برؤیة "(۵)

یوم الشک شعبان کے آخری دن کا نام ہے یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ یہ دن رمضان میں سے ہو ، اس صورت میں دجب انتیسویں شعبان کی شام غروب آفتاب کے بعد چاند بادل و غیرہ کی وجہ سے نظر نہ آ جائے ، تو اگلے دن کے بارے میں یہ شک ہوتا ہے کہ یہ شعبان میں سے ہے یا رمضان میں سے ، یا قاضی کا گواہوں کی گواہی مسترد کرنے سے شک ہو جاتا ہے یا لوگ چاند دیکھے جانے کی باتیں کریں۔

یوم الشک کے روزے کا حکم:

یوم الشک کا روزہ رمضان المبارک کی نیت سے رکھنا مکروہ ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے ،

"عن عمار بن یاسر قال بن صام الیوم الذی شک فیه فقد عصی ابا لقاسم " (٦).

حضرت عمار بن یاسرؓ سے منقول ہے کہ جس کسی نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم (حضرت محمد ﷺ) کی نافرمانی کی۔

دوسرا اصول:

جب مطلع صاف ہو(یعنی آسمان پر کسی قسم کی بادل یا گردوغبار نہ ہو) تو رمضان المبارک اور عید الفطر دونوں موقعوں پر جمع کثیرہ کا دیکھنا معتبر ہوگا ظاہر الروایۃ کی رو سے:

ابوالحسین احمد بن محمد القدوری لکھتے ہیں :

وان لم یکن فی السماء علة لم تقبل حتیٰ یراه جمع کثیر یقع العلم بخبرهم ۔(٧)

جب آسمان پر علت (بادل یا گردوغبار) نہ ہو(تو اس صورت میں کسی ایک یا دو افراد کی گواہی)قبول نہیں کی جائے گی یہاں تک بڑی تعداد میں لوگ چاند نہ دیکھ لیں جس کی خبر پر علم یقینی حاصل ہوتی ہو۔

علت کا مطلب:

برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی لکھتے ہیں :

العلة غیم او غبار او نحوه۔ (۸)

ترجمہ: یعنی علت سے مراد بادل گردوغبار یا اسی قسم کی دیگر اشیاء۔

ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفیؒ لکھتے ہیں :

وقُبِلَ بعلة خبر عدل ولوقناً او انثی لرمضان وحرین اوحر و حرتین للفطر والا فجمع عظیم لهما۔(۹) ۔

علت بادل ، گردوغبار کی صورت میں رمضان کی چاند دیکھنے کے لئے ایک عادل کی خبر قبول کی جائے گی خواہ غلام ہو یا لونڈی۔اور فطر (عید الفطر) کے لئے دو آزاد مرد یا ایک آزاد مرد اور دو آزادعورتوں کی خبر قبول کی جائے گی اور اگر (آسمان پر کسی قسم کی علت نہ ہو) تو دونوں (رمضان المبارک اور عید الفطر) کے لئے جمع عظیم کا دیکھنا ہو گا۔

علامہ بدرالدین احمد بن محمد العینیؒ اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

و قُبِلَ خبر حرین او خبر حرٍ و حرتین للفطر ای لاجل الفطر کما فی سائر الا حکام لان فیه منفعة العباد وهی الا فطار فلهٰذ شرطت فیه العدالة والحریة والعدد ولفظ الشها دة (۱۰)۔

اور عید الفطر کے لئے دو آزاد مرد یا ایک آزاد مرد اور دو آزاد عورتوں کی خبر قبول کی جائے گی یعنی عید الفطر کے لئے جیسے تمام احکام میں (دو گواہوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے) اور اس وجہ سے بھی کہ اس میں بندوں کا نفع یعنی افطار ہے پس اس وجہ سے اس میں (گواہ کیلئے)عدالت ،آزاد ہونا ، متعدد ہونا اور لفظ "اشھد" کہنا شرط ہے۔

تاج الشریعہ محمود بن احمد لکھتے ہیں :

--------وبلا غیم شُرِطَ جمع عظیم فیهما ای فی هلال رمضان وشوال .(۱۱)

اور آسمان پر بادل نہ ہونے کی صورت میں دونوں(رمضان المبارک اور عیدالفطر) میں جمع عظیم شرط ہے۔

برہان الدین علی بن ابی اکبر بن عبدالجلیل الفرغانی المرعینانی لکھتے ہیں :

واذا لم تکن بالسماء علة لم تقبل الشهادة حتی یراه جمع کثیر یقع العلم بخبرهم لا ن التفرد باالروئیة فی مثل هٰذهِ الحالة یو هم الغلط فیجب التوقف فیه حتی یکو ن جمعاء کثیراً (۲ ۱)

اور جب آسمان پر علت ہو گردوغبار نہ ہو تو شہادت قبول نہ کی جائے گی یہاں تک کہ جمع کثیر چاند دیکھ لیں جنکی خبر پر علم یقین حاصل ہو جاتا ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں چاند دیکھنے میں تفرد (تنہائی) غلط ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے پس اسمیں توقف (احتیاط) واجب ہے یہاں تک کہ دیکھنے والے زیادہ لوگ ہو جائیں۔

صاحب ھدایہ کی اس عبارت پر شیخ کمال الدین ابن ہمام یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

"قوله یو هم الغلط "الا ولی ان یقال ظاهر فی الغلط فان مجرد الوهم متحقق فی البینات الموجبةللحکم ولا یمنع ذالک قبولها ،بل التفرد من بین الجم الغفیربالرؤیة مع تو جههم طالبین لما تو جه هو الیه مع فرض عدم الما نع وسلامةالا بصاروان تفاوتت الا بصار فی الحدة ظاهر فی غلطه" (۱۳)

صاحب ھدایہ کا یہ قول کہ " غلط ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے " بہتر یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ غلط ہونے میں بالکل ظاہر ہے اس لئے کہ صرف وہم تو ان دلائل اور شہادتوں میں بھی پایا جاتا ہے جو حکم کو ثابت کرنے والی ہوں حالانکہ یہ وہم ان شہادتوں کو قبول کرنے سے منع نہیں کرتا۔ہاں بڑے مجمع میں سے روئیت پر تفرد (تنہائی) باوجود اس کے کہ دوسرے لوگ بھی اس چیز (ہلال) کی طلب میں متوجہ ہیں جس کی طرف وہ منفرد (دیکھنے کا دعوٰی کرنے والا) متوجہ ہیں باوجود اس کے (چاند کی روئیت) مانع بھی نہ ہو (دیکھنے والوں کی) نظریں بھی صحیح ہوں اگرچہ (دیکھنے والوں کی)نظروں میں کچھ فرق موجود ہو تو یہ تفرد (تنہائی) اس کے غلط ہونے میں ظاہر ہے ۔

ابو بکر علاؤ الدین بن احمد الکاسانی لکھتے ہیں :

"فان کا نت السماء مصحیة ----وان شهد واحد برء ویة الهلال لا تقبل شها دته ، ما لم تشهد جما عة یقع العلم بشها دتهم فی ظا ہر الروایة"(۱۴)

اور آسمان صاف ہونے کی صورت میں اگر ایک آدمی نے رویئت ہلال کی شہادت دی تو اس کی شہادت قبول نہیں کی جائیگی جب تک لو گو ں کی اتنی بڑی جماعت شہادت نہ دے جس سے قاضی کو رویئت ہلال کا علم یقین حا صل ہوجائے یہ ظاہر الروایہ ہے (۱۵)

علامہ الشیخ زین الدین ابن نجیم لکھتے ہیں :

"وروی الحسن عن ابی حنیفه، انه یقبل فیه شها دة رجلین اورجل وامراتین سواء کان با السماء علة او لم یکن کما روی عنه فی ملال رمضان کذا فی البدائع ولم ار من رجحها من المشائخ وینبعی العمل علیها فی زماننا لان الناس تکاسلت عن ترای‌ء الاهلة" ۔(۱۶)

اور حسن (بن زیا د) نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ اس میں یعنی ہلال عید میں دو مردو ں یا ایک مرد اور دو عورتو ں کی شہادت قبول کی جائے گی چاہے آسمان پر علت (گردوغبار) ہو یا نہ ہو جیسا کہ ہلال رمضان کے بارے میں ان سے اس طرح روایت ہوئی ہے اسی طرح بدائع الصنائع میں مو جو دہے۔اور میں (ابن نجیم) نے مشائخ احنا ف میں سے کسی کو نہیں دیکھا ہے کہ انہو ں نے اس روایت کو ترجیح دی ہو لیکن ہمارے زمانے میں اس پر عمل کرنا مناسب ہے اس لئے کہ لو گو ں نے چاند کی دیکھنے میں سستی اختیار کرلی ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری نے یہاں حسن بن زیاد کے قول کو بیان کیا ہے لیکن اس سے پہلے اپنی کتاب بحرالرائق شرح کنز الدقائق میں آسمان صاف ہونے کی صورت جمع کثیر ہ کو رمضان اور عید دونو ں کے لئے شرط قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"قوله"ولا فجمع عظیم " ای وان لم یکن بالسماء علة فیهما یشترط ان یکو ن فیهما الشهود جمعاً کثیر اً"(۱۷)۔

صاحب کنز الدقائق کا یہ قول یہ کہ پھر جمع عظیم کا دیکھنا لازمی ہے۔یعنی جب رمضان المبارک اور عید الفطر دونوں میں آسمان پر کسی قسم کی علت (بادل ، گرد و غبار) نہ ہو توشرط یہ ہے کہ ان دونوں میں شاھدین کی بڑی تعداد ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ علامہ ابن نجیم مصری نے (حسن بن زیاد والی روایت میں لکھا ہے کہ)

ولم ار من رجحها من المشائخ وینبغی العمل علیها فی زماننا الخ (۱۸)

میں نے خود یہ بات تسلیم کی ہے کہ میں نے مشائخ (بڑے حنفی علماء) میں سے کسی کو نہیں دیکھا ہے کہ اس قول (یعنی روایت حسن بن زیاد) کو ترجیح دی ہو اور یہ کہ ہمارے زمانے میں اس پر عمل کرنا مناسب ہے لوگوں کی چاند دیکھنے میں سستی کی وجہ سے

منحۃ الخالق علی بحر الرائق میں علامہ شامی نے ابن نجیم مصری کے اس قول پر علامہ خیر الدین رملی کی اختلاف رائے یوں بیان کی ہے۔

"ونا زعه الرملی فقال کیف هذا مع ان ظاهر المذهب خلافه ومع انه یعا رضه غلبة الفسق وعدم العدالة فی اکثر الخلق فلا یطمئن القلب الا با لجمع العظیم فقد رائیت من الا فتراء علیه ما لا یو صف فتعین العمل بظاهر المذهب لما فیه من اطمینان الفئو اد ولما انه لا یجو زالعمل بخلافه وما عدا ه لیس بمذهب لنا کما نصوا علیه فا علم ذالک وقوله لان النا س تکا سلت غیرُ مسلم۔ (۱۹)

ترجمہ :... اور علامہ رملی نے اس کی مخالفت کی ہے پس علامہ رملی کہتے ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے باوجود اس کے ظاہر مذھب اس کے خلاف ہے اور باوجود یہ کہ غلبہ فسق اور اکثر لوگوں میں عدالت کا معدوم ہونا یہ اس کے معارض ہیں پس جمع عظیم کے بغیر دل کو اطمینان حاصل نہیں ہوتا کیونکہ میں چاند کے متعلق وہ دروغ گوئی دیکھ چکا ہو جو کہ حد سے باہر ہے پس ظاہر مذھب جمع عظیم ہی کے مطابق عمل کرنا متعین ہے اس لئے کہ اسی میں دلوں کا اطمینان موجود ہے اور اس لئے کہ اس (ظاہر الروایت) کے خلاف عمل

بھی جائز نہیں اور اس (ظاہر مذھب) کے خلاف جو کچھ مروی ہے وہ ہمارا مذھب نہیں ہے جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے خوب سمجھ لو اور صاحب بحر کا یہ کہنا کہ " لوگ چاند دیکھنے میں سستی کرتے ہیں " یہ مطلقاً تسلیم نہیں کیا جا سکتا بلکہ مشاہدہ یہ ہے کہ لوگوں کی طرف سے چاند دیکھنے میں اہتمام ، کوشش اور دلچسپی موجود ہے اور تھوڑے چند افراد کی تکاسل اور سستی کا کوئی اعتبار نہیں ہے خوب سمجھ لو"

عالت صحو آسمان پر کسی قسم کی گردوغبار یا بادل نہ ہونے کی صورت میں جمع عظیم کی رویئت کی بجائے چند لوگوں کی گواہی کے بارے میں علامہ کاسانی یوں لکھتے ہیں۔

"وجه ظاهر الرواية ان خبر الوحد العدل انما يقبل فيما لا يكذبه الظا هروههنا الظاهر يكذبه لا ن تفرد مع مساوات جما عة لا يحصون ايا ه فى الا سباب الموصلة الى الروئية وارتفاع الموانع دليل كذبه او غلطه فى الروئية "(٢٠)۔

ترجمہ :ظاہر الروایۃ کی رو سے ایک عادل شخص کی خبر اس صورت میں مقبول ہے جہاں ظاہری صورت حال اس کی تکذیب نہ کر رہا ہو اور یہاں (یعنی حالت صحو میں ایک عادل گواہی پر عمل کرنے میں) ظاہری صورت حال اسکی تکذیب کررہا ہے اس لئے کے بے شمار لوگوں کی جماعت کا اس شخص کے ساتھ ہلال دیکھنے کے اسباب اور چاند کی رؤیت کی راہ میں حائل رکاوٹیں نہ ہونے میں برابر ہونے کے باوجود صرف اس شخص کا چاند دیکھنا ، اسکی جھوٹ بولنے یا چاند کی رویئت میں اس سے غلطی ہونے کی دلیل ہے۔

موجودہ زمانے میں عام لوگوں کا رمضان اور عید الفطر کے چاند دیکھنے میں دلچسپی لینے یا نہ لینے کے بارے میں مفتی رشید احمد لدھیانوی لکھتے ہیں۔

مگر آج کل عام بے احتیاطی کی وجہ سے بحالت صحو ہلال شوال میں شہادت عدلین پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے نیز علامہ شامی نے قبول کی علت تکاسل الناس عن رویئت الھلال بیان کی ہے اور آج کل ہلال عید کی رویئت میں تکاسل نہیں پایا جاتا۔ لہذا اس صورت میں جمع عظیم کی رویئت ضروری ہے۔

(نیچے اس عبارت پر لکھی گئی حاشیہ میں لکھتے ہیں) اب پھر زمانے میں رویئت ہلال میں تسابق کے شوق کا دور شروع ہو گیا ہے اس لئے ہلال رمضان میں بھی بحالت صحو جمع عظیم کی شرط لازم ہے۔(۲۱)۔

امام طحاوی شہر سے باہر آنے والے یا شہر میں بلند جگہ سے آنے والے ایک گواہ کی گواہی بھی رمضان میں قبول کرتے ہیں آسمان صاف ہونے کی صورت میں۔

"وذکر الطحاوی انه تقبل شهادة الواحد اذا جاء من خارج المصر لقلة الموانع ....وکذا اذاکان علی مرتفع فی المصر"۔ (۲۲)

امام طحاوی کے مطابق شہر سے باہر آنے والے ایک گواہ کی گواہی قبول کی جائیگی اس لئے کہ شہر سے باہر چاند دیکھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں کم ہوتی ہے ۔۔۔۔۔اور اسی طرح شہر کے اندر بلند جگہ پر کھڑے ہونے والے کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

لیکن امام طحاوی کا یہ قول ظاہر الروایۃ کے مخالف ہے ظاہر الروایۃ میں مصر اور خارج مصر میں کوئی فرق نہیں۔

الشیخ کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بہ ابن الہمام لکھتے ہیں :

ولا فرق بین المصر ومن ورد من خارج المصر ای فی ظاہر الروایة (۲۳)۔

گواہی دینے والے خواہ شہر کے رہنے والے ہو یا شہر سے باہر آنے والے ہو اس میں کوئی فرق نہیں (گویا دونوں صورتوں میں جم غفیر شرط ہے)۔

جم غفیر کے معنٰی ومفہوم:

جم غفیر عربی کا لفظ ہے جو کہ کثرت وزیادتی کے معنوں میں استعمال آتا ہے۔

جم (ن ،ض) جموماً ---- جم الماءُ: پانی کا بکثرت جمع ہونا

جم العظم : ہڈی کا بہت پر گوشت ہونا

جم البئر: کنویں کا زیادہ پانی والاہونا (۲۴)

الجم (مص) بڑی تعداد ، کہتے ہیں۔

جاء وا جماً غفیراً ' وجم الغفیر، ' وجم الغفیرۃ، ' والجم الغفیر (۲۵)۔

ترجمہ :... یعنی شریف ورذیل سب ہی آئے اور بڑی تعداد میں آئے کہ کوئی بھی باقی نہ رہا۔

الغفیرۃ : (مص) کثرت زیادتی (۲۶)۔

اس سے اللہ سبحانہ وتعالٰی کا صفاتی نام الغفار ہے یعنی بہت بخشنے والا بھی ہے۔

جم غفیر کی تعداد کے بارے میں آئمہ فقہاء کے اقوال:

(۱):... **وعن ابی یوسف خمسون رجل اعتبارا بالقسامۃ (۲۷)**

ترجمہ :... امام ابو یوسف کے نزدیک پچاس آدمی (جم غفیر) ہیں، قسامت پر قیاس کر کے۔

(۲):... **عن خلف خمس مائۃ ببلخ قلیل (۲۸)**

ترجمہ :... خلف بن ایوب کے نزدیک بلخ میں پانچ سو آدمی کم ہیں (جم غفیر کے رو سے)

(۳):... **قال البقالی الالف ببخاری قلیل (۲۹)**

ترجمہ : ... بخاری میں ہزار آدمی کم ہیں۔

(۴):... **عن حفص الکبیر انہ شرط الوفاء (۳۰)**

ترجمہ :... حفص الکبیر کے نزدیک (جم غفیر کی رو سے) ہزاروں لوگوں کا دیکھنا شرط ہے۔

(۵):... **قیل اکثر اهل المحلة(۳۱)**

ترجمہ :... کہا گیا ہے کہ اکثر اہل محلہ (دیکھ لیں) تب جم غفیر ہو گی)۔

(۶):... **قیل من کل مسجد واحد واثنان(۳۲)**

ترجمہ:... کہا گیا ہے ہر مسجد سے ایک یا دو دیکھ لیں۔

(۷):... **وعن محمد انه یفوض مقدار القلة والکثرة الی راء ی الا ما م(۳۳)**

امام محمد کے نزدیک (جم غفیر میں) کثرت وقلت کا مدار امام (قاضی، حاکم) کی صوابدید پر ہے۔

(۸): **والحق ما روی عن محمد وابی یوسف ایضاً ان العبرة لتو اتر الخبر ومجیئه من کل جانب (۳۴)**

صحیح ہو ہے جو امام محمد امام ابو یوسف سے نقل کی گئی ہے کہ مسلسل اور ہر طرف سے آنے والے خبروں کا اعتبار ہے۔

تیسرا اصول :

اگر مطلع ابر آلود ہو تو رمضان المبارک کی چاند دیکھنے میں ایک عادل (آدمی) کی خبر کافی ہو سکتی ۔

(۱):ابولبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی لکھتے ہیں۔ "**وقبل بعلة خبر عدل ولو قنا۔ او انثیٰ لرمضان(۳۵)**"

علت (بادل، گردوغبار) کی صورت میں رمضان کی چاند دیکھنے کے لئے ایک عادل کی خبر قبول کی جائے گی خواہ غلام ہو، یا لونڈی۔

(۲):... ابوالحسین احمد بن محمد القدوری لکھتے ہیں۔

واذا كان فى السماء علة قبل الا مام شها دة الو احد العدل فى رونية الهلا ل رجل كان او امراة حر ا ء كان اوعبد أ (٣٦)۔

اور جب آسمان پر علت (بادل ، گردوغبار) ہو تو امام (قاضی / حاکم) رمضان کی چاند دیکھنے میں ایک عادل شخص کی گواہی قبول کرے گا (وہ عادل) خواہ آدمی ہو، یا عورت، آزاد ہو یا غلام۔

(۳):... تاج الشریعہ محمود بن احمد لکھتے ہیں:

-وللصوم مع غيم خبر فرد بشرط انه عدل ولا قنا ء او محدوداً فى قذف تائباً (٣٧)

اور رمضان کے روزے کے لئے بادل کی صورت میں ایک شخص کی خبر (کافی ہو سکتی ہے) بشرطیکہ وہ عادل ہو خواہ غلام ہو یا عورت ہو یاحد قذف کے بعد تائب ہو ا ہو۔

لیکن امام ابو حنیفہ محدود فی القذف (جس پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو) کی گواہی تو بہ کرنے کے بعد بھی قبول نہیں کرتا۔

" وعن ابى حنيفه انها لا تقبل با نها شها دة من وجه "(٣٨)۔

اور امام ابو حنفیہ سے نقل کی گئی ہے کہ (محدود فی القذف) کی شہا دت قبو ل نہیں کی جائے گی اس لئے کہ رمضان المبا رک کے روزے کی خبر من وجہ شہا دت ہے۔

(۴):... برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی لکھتے ہیں۔

واذا كان با لسماء علة قبل الا ما م شها دة الوا حد العدل فى رونية الهلا ل رجلا ء كان او امر ا ء ة حرا كان او عبدا ء لا نه امر دينى فا شبه الا خبار ولهذا لا يختص بلفظ الشهادة وتشترط العدالة لان قول الفاسق فى الدينات غير مقبول(٣٩)۔

اور جب آسمان پر علت (بادل ، گردوغبار) ہو تو امام (قاضی ،حاکم) (رمضان) کی چاند دیکھنے میں ایک عادل آدمی کی گواہی قبول کرے گا خواہ(وہ عادل) آدمی ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام اس لئے کہ یہ دینی معاملہ ہے تو یہ اخبار کے مشابہ ہو ا

اس لئے اس میں لفظ اشھد ضروری نہیں ، ہا ں عدالت شرط ہے بایں وجہ کہ دیانات میں فاسق کا قول معتبر نہیں۔

عدل کے لغوی واصطلاحی معنٰی:

عدل (ض) عدلا۔۔۔۔۔السھم ۔۔ تیر کو سیدھا کرنا۔

۔۔۔۔۔۔فلاناً بفلان ۔۔۔۔۔ برابری کرنا۔

عدل (ک) عدا لة ۔۔۔ عادل ہو نا ، گواہی کے قابل ہو نا (۴۰)

عدل کی اصطلاحی معنٰی:

العدالة ملكة تحمل علٰى ملا زمة التقوٰى والمروة والشرط ادنها وهو ترک الكبائر والا صرار على الصغا ئر (۴۱)۔

عدالت وہ صفت وہ جو انسان کو تقوٰی اور مروت پر آمادہ کرتا ہے اس کا ادنٰی شر ط بڑے گناہو ں سے اجتناب ، اور چھو ٹے گنا ہو ں پر مداومت نہ کرناہے۔

فتاوٰی ھندیہ میں عدل کی تعریف یو ں کی گئی ہے:

وہ مسلمان جو گنا ہ کبیرہ سے مجتنب ہو اور صغیر ہ گنا ہو ں پر اصرار نہ کرے اور اس کے اعمال صالحہ اعمال فاسدہ پر اور راست کاری خطاکاری پر غالب ہو۔(۴۲)

طاہر بن احمد (صاحب الخلاصۃ الفتاوٰی)لکھتے ہیں:

" والمختا رما ذكر فى ادب القاضى ان العدل من يغلب حسنا ته سيئا ته ولا يكو ن صا حب الكبيرة يعنى الا يكو ن مصرا۔ علٰى الكبائر ۔(۴۳)

معتبر وہ ہے جو ادب القاضی میں ذکر کی گئی ہے کہ وادل ہو ہے جس کی نیکیا ں گناہوں پر غالب ہو اور گنا ہِ کبیر ہ نہ کرنے والا ہو مطلب یہ کہ وہ بڑے گنا ہ تواتر سے نہ کر تا ہو۔

چوتھا اصول:

جب مطلع صاف نہ ہو تو عید الفطر کے لئے دو عادل آدمیوں کی شہادت ضروری ہے۔

تاج الشریعہ محمود بن احمد صاحب الوقایہ لکھتے ہیں:

" وشرط للفطر رجلان ورجل وامراتان ولفظ اشهد (۴۴)"

اور بادل (گردوغبار) کی صورت میں (عید) الفطر کیلئے دو (عادل) آدمی یا ایک (عادل) آدمی اور دو (عادل) عورتوں کی لفظ اشھد کے ساتھ (گواہی) شرط ہے۔

ابو البرکات عبداللہ احمد بن محمود النسفی لکھتے ہیں:

" وقبل بعلة خبر.......حرين اوحر اوحرتين للفطر.(۴۵)"

اور علت (بادل، گردوغبار) کی صورت میں عید الفطر کیلئے دو آزاد آدمی یا ایک آزاد آدمی اور دو عورتوں خبر (گواہی) قبول کی جائیگی۔

علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

"اما فی الشهادة الفطر والا ضحى فيشترط لفظ الشها دة ونشترط العدالة في الكل .(۴۶)"

(عید الفطر) اور عید الاضحیٰ کی گواہی میں لفظ شہادت (اشھد) شرط ہے۔ اور عدالت (رمضان اور عید الفطر وغیرہ) سب میں شرط ہیں۔

برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی لکھتے ہیں۔

" واذا كان بالسماء علة لم تقبل فی ھلال فطر الا شها دة رجلين او رجل او امراتين (۴۷)۔

اور جب آسمان پر علت (ابرالود) ہو تو ہلال فطر میں دو (عادل) آدمیوں یا ایک (عادل) آدمی اور دو (عادل) عورتوں سے کم کی گواہی قبول نہیں کی جائیگی

شہادت کے لغوی معنٰی:

سعدی ابو حبیب لکھتے ہی :

" الشهادة اسم من المشها دة	شہا دت مشا ہدہ سے اسم ہے۔
.........ا ن يخبر بما راء ى	---جو دیکھ لے اس کی خبر دے
.........ان يقرّبما علم	---جو اس کو معلوم ہو اس کا اقرار کرے
.........الخبر القا طع	---قطعی (یقینی) خبر
.........البينه (۴۸)	---واضح (گواہی)

شہادت کی تعریف:

" الشها دة عبارة عن الا خبار الصا دقِ فی مجلس الحكم بلفظ الشها دة ۔" (۴۹)

شہا دت حاکم (قاضی) کی مجلس میں لفظ شہا دت (اشہد) کے ساتھ سچی خبر دینے سے عبارت ہے۔

قبول شہادت کی شرائط:

رمضان المبارک کے اثبات کے لئے گو اہ میں درجہ ذیل پانچ شرائط ہونی چاہیے۔

ا:... گواہ کا عاقل ہونا۔

۲:... گواہ کا بالغ ہو نا۔

۳: ... گواہ کا بینا (نظر صحیح ہو نا)۔

۴: ... گواہ کا مسلمان ہو نا۔

۵:... گواہ کا عادل ہونا۔

لیکن عید الفطر میں گواہ کا آزاد ہونا اور گواہ کا گواہی دیتے وقت لفظ "اشہد" کہنا شرط ہے۔

الشیخ طاہر بن احمد البخاری لکھتے ہیں :

"اما علی ھلال شوال لا یقبل الا شھا دۃ رجلین او رجل وامراتین ویشترط الحریۃ" (۵۰) ۔

آسمان پر بادل کی صورت سوائے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں سے کم کی
گواہی قبلو نہیں کی جائے گی اس میں آزاد ہونا شر ہے۔

دواور شرائط:

اشاھد کا چشم دید واقعہ بیان کرنا :

۲: قاضی کے مجلس میں بیان کرنا :

شھادت کی اقسام :

۱ : شہادت علی الروءیۃ

۲ : شہادت علی الشھادت

۳: شہادت علی القضاء

۱ : شهادت على الرؤية:

شھادت علی الروئیۃ سے مراد یہ ہے کہ گواہ خود اپنی آنکھوں سے چاند دیکھنے کی گواہی دے

۲ : شهادت على الشهادت:

شھادت علی الشھادت سے مراد یہ ہے کہ جس شخص نے خود چاند دیکھا ہو وہ کسی معقول عذر کی بناء پر قاضی کی مجلس میں حاضر ہونے سے معذور ہو تو وہ (گواہ) اپنی گواہی پر دو دیگر گواہ بنا کر قاضی کے پاس بھیج دیں !

۳:شہادت علی القضاء:

شہادت علی القضاء سے مراد یہ ہے کہ گواہ نہ خود اپنی گواہی بیان کرے اور نہ کسی دیکھنے والے کی گواہی پر گواہی دے بلکہ گواہ (شاھد) اس بات کی شہادت دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر میں قاضی کے سامنے گواہ، گواہی دینے کے لئے پیش ہوئے تو قاضی نے ان گواہوں کی گواہی کا اعتبار کرکے شہر میں رمضان المبارک یا عید الفطر کا اعلان کیا۔

حجیّت شہادت:

الشھا دۃ حجۃ شرعیۃ تظھر الحق ولا تو جبہ ۔ ولکن تو جب علی الحا کم ان یحکم بمقتضا ھا ۔(۵۱)

شہادت شرعی حجت ہے، جو حق کو ظاہر کرتی ہے، واجب نہیں کرتی ہاں حاکم پر لازم ہے کہ وہ شہادت کے مقتضاء پر حکم دے۔

پانچواں اصول:

استفاضہ یا خبر مستفیض: لفظ استفاضہ کی تحقیق:

لفظ استفاضہ استفعال سے مصدر ہے اس کا مادہ فاض، یفیض، فیضا، فیضانا، وفیوضا ہے اور مستفیض لفظ استفاض سے اسم فاعل ہے۔

فاض کے معنی ہے	، پھیل جانا، بہنا(۵۲)
فاض الخبر	خبر کا پھیل جانا
فاضت عینہ	انسو بہہ گئے
فاض اللہ خیر	اللہ کا خیر وبرکت عام کرنا۔(۵۳)

استفاضہ کے لئے تحدید:

فقہاء کے نزدیک استفادہ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں، بلکہ جتنی تعداد سے قاضی یا ہلال کمیٹی کو اطمینان قلبی حاصل ہو جائے، وہی تعداد استفاضہ کے لئے کافی ہے، اس حوالے سے امام محمد بن الحسن الشیبانی سے منقول ہے۔

" عن محمد انه یفوض مقدار القلة والکثرة الی را والا مام ومو الصحیح "(۵۴)

امام محمد کے ہاں کثرت وقلت کی تعدد کا فیصلہ امام کی صوابدید پر موقوف ہے
یہی صحیح ہے۔

علامہ عبد الحئ لکھنوی لکھتے ہیں:

" المجمع الذی یحصل بخبرمم غلبة الظن ومو مفوض الی راء ی الا ما م ومو الصحیح " (۵۵)۔

وہ گروہ جس کی خبر سے غلبہ ظن حاصل ہوتی ہے۔وہ امام کی رائے کی سپرد ہے اور وہ صحیح ہے۔

استفاضہ کا حکم:

استفاضہ کا خبر ہمارے تمام فقہاء کے نزدیک موجب حکم ہے۔

علامہ شمس الائمہ حلوانی لکھتے ہیں:۔

"الصحیح من مذمب اصحا بنا ان الخبر اذا ستفا ض فی بلدة اخری وتحققْ یلزمهم حکم تلک البلدة "(۵۶)۔

ہمارے اصحاب (حنفی فقہاء) کے صحیح مذہب میں سے یہ ہے، کہ خبر جب استفاضہ کی صورت اختیار کر لے اور متحقق ہو جائے تو اس کے ذریعہ دوسرے شہر کے لوگوں پر بھی حکم لازم ہو جائے گا۔

یہی رائے علامہ انور شاہ کشمیری کی بھی ہے وہ فرماتے ہیں:

" اعلم ان الهلال يثبت با لشها دة على الروء ية ، او الشها دة على الشها دة ، او الشها دة على القضاء او الا فا ضه اى توا تر" (۵۷) -

ہلال (نئے چاند کی رؤیت) کا ثبوت دیکھنے والے کی گواہی، یا شہادۃ علی الشہادۃ، یا قاضی کے فیصلے کی گواہی یا افاضہ یعنی تواتر اخبار کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

(۱)ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ، جامع الترمذی ، ابواب رم ۸۷:۱ ناشر امین کمپنی دہلی۔

(۲) الجستانی ، سلیمان بن اشعث ، سنن ابو دئو د ہ کتاب الصیام ۳۱۸ ناشر ولی محمد اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب پاکستان چوک کراچی طبع ۱۳۶۹ھ۔

(۳)ابن ہمام محمد بن عبد الواحد الیسواسی ،فتح القدید ۲: ۵۴ناشر المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ بیو الاق مصر ۱۳۱۵ھ۔

(۴) شامی ، امین ابن عابدین ، منحۃ الخالق علی بحر الرائق شرح کنز الدقائق ۲: ۲۶۔

(۵)الجزائری ، عبد الرحمن کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ کتاب الصیام ۱: ۵۵۳ دار الفکر بیروت لبنان۔

(۶)ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ، جامع الترمذی ، ابواب رم ۱: ۸۷ناشر امین کمپنی دہلی۔

(۷): قدوری ، ابوالحسین احمد بن محمد ، مختصر القدوری بالمعتصر الضروری کتاب الصوم ص ۱۸۹ ناشر مکتبہ البشری کراتشی باکستان سن اشاعت شعبان ۱۴۲۹ھ۔

(۸): المرغینانی ، برہان الدین علی بن ابی بکر ، ھدایہ الصلاۃ جلد نمبر ۱ کتاب الصوم ص ۱۹۵ مکتبہ مجتبائی دہلی۔

(۹): النسفی ، عبداللہ بن احمد بن محمود کنز الدقائق کتاب الصوم ص ۱۰۴ ناشر مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔

(۱۰): عینی ، بدرالدین احمد بن محمد رمز الحقائق (شرح کنز الدقائق) جلد اول کتاب الصوم ص ۲۰۹ ناشر مطبع منشی نولکشور (انڈیا)۔

(۱۱): محمود بن احمد ، تاج الشریعہ ، الوقایہ کتاب الصوم المجلد الاول ص ۳۰۹ ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان ، پاکستان

(۱۲): المرغینانی ، برھان الدین علی بن ابی بکر۔الھدایہ مع الدرایہ کتاب الصوم جلد نمبر ۱ ص نمبر ۲۲۳ ناشر مکتبہ رحمانیہ اقرار سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

(۱۳): ابن الھمام ، کمال الدین محمد بن عبدالواحد ، فتح القدیر (علی الھدایہ) الجز الثانی ص نمبر ۶۰ ناشر المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ ببولاق مصر المحمیۃ ، الطبعۃالاولیٰ۔

(۱۴): الکاسانی ، علائو الدین ابو بکربن مسعود بدائع الصنائع جلد ۲ کتاب الصوم ص ۵۷۳ منشورات محمد علی بیضون دارالکتب العلمیہ بیروت (لبنان)۔

(۱۵): ابن نجیم ، زین الدین ، الشیخ بحر الرائق(شرح کنز الدقائق)الجزء الثانی ص ۲۶۸ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۱۶): ابن نجیم ، زین الدین ، الشیخ بحر الرائق(شرح کنز الدقائق)الجزء الثانی ص ۲۶۸ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۱۷):ایضا ص۲۶۸۔

(۱۸):شامی، ابن عابدین ، محمد امین ، منحۃ الخالق علی بحر الرائق الجزء الثانی ص نمبر ۲۶۸(ترجمہ از عدل الا قوال فی مسئلۃ الھلال

(۱۹) (مفتی عبدالمنعم) ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ پاکستان۔

(۲۰): الکاسانی، علائو الدین ابی بکر بن مسعود ، بدائع الصنائع جلد ۲ کتاب الصیام ص۵۷۳ منشورات محمد علی بیضون دار الکتب العلمیہ بیروت (لبنان)۔

(۲۱): لدھیانوی ، رشید احمد ،مفتی ،احسن الفتاوی جلد نمبر ۴ص ۴۶۸ (نظر ثانی ۱۳۹۷ھ) ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی طبع ہفتم ۱۴۱۷ھ۔

(۲۲): المرغینانی ، برہان الدین علی بن ابی بکر الھدایہ مع الدرایہ کتاب الصوم جلد نمبر ا ص ۲۳۳ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

(۲۳): ابن الہمام ،کمال الدین ،محمد بن عبد الواحد ،فتح القدیر شرح الہدایہ الجزء الثانی کتاب الصوم ص ۶۱ ، ناشر بولاق مصر۔

(۲۴): لویس معلوف ، المنجد ص ۱۶۳ ناشر دارالاشاعت ، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبرا تاریخ اشاعت جولائی ۱۹۷۵ء۔

(۲۵): لو یس معلوف ، المنجد ص ۱۶۴ ناشر دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر ۱، تاریخ اشاعت جولائی ۱۹۷۵ء۔

(۲۶): ایضاً صفحہ نمبر ۷۱۳۔

(۲۷): المرغینانی ، برھان الدین علی بن ابی بکر۔الھدایہ مع الدرایہ کتاب الصوم جلد نمبر ۱ ص نمبر ۲۴۳ ناشر مکتبہ رحمانیہ اقرار سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

(۲۸): ابن ھمام ،کمال الدین محمد بن عبدالواحد، فتح القدیر (شرح الھدایہ) الجزء الثانی ص ۶۱ مطبع المکتبۃ الکبریٰ الامیریہ بولاق مصر الحمیہ الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۱۵ء۔

(۲۹): ایضاً ص ۶۱۔

(۳۰): ابن نجیم ،زین الدین الشیخ ، بحر الرائق شرح کنز الدقائق الجزء الثانی ص ۲۲۹ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۳۱): شامی، ابن عابدین ، محمد امین،درالمختار علی در المختار الجزء الثانی ص ۱۰۱ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۳۲): ایضاً ص ۱۰۱۔

(۳۳): ابن نجیم ،زین الدین الشیخ ، بحر الرائق شرح کنز الدقائق الجزء الثانی ص ۲۶۹ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۳۴): ابن ھمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، فتح القدیر (شرح الھدایہ) الجزء الثانی ص ۶۱ مطبع المکتبۃ الکبریٰ الامیریہ بولاق مصر الحمیہ الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۱۵ء۔

(۳۵): لنسفی عبداللہ بن احمد بن محمود، النسفی، کنز الدقائق کتاب الصوم ص ۱۰۳ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور

(۳۶): القدوری، ابو الحسین احمد بن محمد، مختصر القدوری بالمعتصر الضروری کتاب الصوم ص ۱۸۹ ناشر مکتبۃ البشری کراتشی باکستان طبع شعبان ۱۴۲۹ھ۔

(۳۷):... تاج الشریعہ، محمود بن احمد، الوقایہ کتاب الصوم ص ۳۰۹ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۳۸):... المرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، الھدایہ مع الدرایہ جلد اول کتاب الصوم ص ۲۳۳ ناشر مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

(۳۹):... لویس معلوف، المنجد ص ۶۳۵ ناشر دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی اشاعت جولائی ۱۹۷۵ء۔

(۴۰):... شامی، ابن عابدین، محمد امین، ردالمحتار علی الدرالمختار، الجزء الثانی ص ۹۸ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ الطبعۃ الاولی ۱۳۹۹ھ۔

(۴۱):... فتاوٰی ھندیہ، (بحوالہ رویئت ہلال ص ۵۲ از مفتی محمد شفیع) ناشر ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴ طبع جدید اپریل ۲۰۰۹ء۔

(۴۲):... البخاری، طاہر بن احمد، خلاصۃ الفتاوٰی جلد دوم ص ۱۷۰ طبع مطبع حمیدیہ سٹیم پریس لاہور۔

(۴۳):... محمود بن احمد، تاج الشریعہ، الوقایہ جلد اول کتاب الصوم ص ۳۰۹ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان۔

(۴۴):۔ النسفی، عبداللہ بن احمد، کنز الدقائق جلد اول کتاب الصوم ص ۱۰۴ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔

(۴۵):۔ ابن نجیم ،زین الدین ، الشیخ، بحر الرائق شرح کنز الدقائق الجزء الثانی کتاب الصوم ص ۲۶۵ ناشر مکتبہ ماجدیہ عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۴۶):۔ المرغینانی ، برہان الدین ، علی بن ابی بکر ، الھدایہ مع الدرایہ ،کتاب الصوم جلد اول ص ۲۳۴ ، ناشر مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

(۴۷):المرغینانی ، برہان الدین ، علی بن ابی بکر ، حاشیہ ھدایہ مع الدرایہ جلد ثالث(کتاب الشھادت)ص ۱۶۰ ناشر مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

(۴۸):۔ البخاری ، طاہر بن احمد ، خلاصۃ الفتاوی کتاب الصوم جلد اول ص ۱۸۴ مطبع مطبوعہ گیس پرنٹنگ ورکس لاہور اشاعت ۱۳۲۸ھ۔

(۴۹):۔ الموسوعۃ الفقہیہ ، الجزء السادس والعشرون ص ۲۱۸ ناشر وزارت الاوقاف والشئون الاسلامیہ الکویت الطبعۃ الثانیہ ۱۴۲۵ھ۔

(۲):۔ لویس معلوف ، المنجد ، ص ۷۷۰ ، ناشر دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی طبع جولائی ۱۹۷۵ء۔

(۵۰)۔:۔ کیرانوی ، وحید الزمان ، مولانا ، القاموس الوحید ، ص ۱۲۶۵ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور اشاعت اول جون ۲۰۰۱ء۔

(۵۱):... داما د افندی، عبد الرحمن بن محمد بن سلمان الکلبو لی، مجمع الانہار فی شرح ملتقی الابحر، جلد ا ص۔

(۵۲)... منشورات محمد علی صابونی دارالکتب العلمیہ بیروت (لبنان) ۔

(۵۳):... داما د افندی، عبد الرحمن بن محمد بن سلمان الکلبو لی، مجمع الانہار فی شرح ملتقی الابحر، جلد ا ص ۲۳۹ ، منشورات محمد علی صابونی دارالکتب العلمیہ بیروت (لبنان)۔

(۵۴):... کشمیری، محمد انور شاہ، مولانا، العرف الشذی علی جامع الترمذی ص نمبر ۳۰۳ ناشر مطبع القاسمیہ الدیوبندیہ الناشر لکتب الدینیہ ۱۳۴۲ھ ۔

...☆☆☆☆☆...